AKRSP

DFATD

نوجوانوں کے لیے روزگاریئت اور رہنمائیت کی پروان

تحقیقی خلاصہ: سروس دہندگان ۔تربیتی اداروں کا جائزہ

منصوبے کا بیان:۔

آغا خان رورل سپورٹ پروگرام نے نوجوانوں کے لیے روزگاری کے مواقع پیدا کرنے اور رہنمائیت کو پروان چڑھانے کے چھ سالہ منصوبے کا آغاز کیا ہے۔اس منصوبے کے لیے مالی معاونت ڈیپارٹمنٹ آف فارن افیئرز ،ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ اور آغا خان فاؤنڈیشن کینیڈا نے کی ہے۔ یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ گلگت بلتستان اور چترال کے مستقبل کو متعین کرنے میں نوجوانوں کو ایک خاص کردار ادا کرنا ہے اور نوجوانوں کی ترقی تک رسائی کے لیے اے کے آر ایس پی اس علاقے میں دو اہم چیلنجوں کی نشاندہی کرتی ہے اور وہ ہیں روزگار اور شہری رہنمائیت۔ان دو امور کو سامنے رکھتے ہوئے اے کے آر ایس پی یقین رکھتی ہے کہ نوجوان اپنی مثبت سرگرمیوں میں اضافہ کرتے ہوئے ایک مساویانہ سوچ کو پروان چڑھائیں گے اور آخر کار گلگت بلتستان اور چترال کے سماج کے ایک فرد کی حیثیت سے اپنے تعلق اور پیداواریت کو آگے بڑھائیں۔

ماحول اور صنفی مساوات بھی ایلی (EELY) کے اہم رسوخ ہیں۔اے کے آر ایس پی اور اے کے ایف اس بات کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اس پروگرام میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا امتزاج پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ''سبز تجارت'' کو آگے بڑھانے ،آفات کے خطرے کو کم کرنے میں نوجوانوں کے تعلق اور پائیدار زراعت میں ان کی شرکت کے مواقع پیدا کرنا بھی ہے۔ چنانچہ ایلی (EELY) کے پراجیکٹ نے گلگت بلتستان اور چترال کے آٹھ اضلاع میں اپنے منصوبے پر کام کا آغاز کیا ہے۔مجموعی طور پر 16 لاکھ سے زیادہ آبادی جو کہ ایک کلومیٹر میں 14 نفوس پر مشتمل ہے گلگت بلتستان اور چترال کی تقریباً ایک ہزار دورافتادہ دیہی بستیوں میں بکھری ہوئی ہے۔

دلالت:

گلگت بلتستان اور چترال میں ترقی کے منصوبے کی سرگرمیوں کے لیے درکار مستند اور جامع معلومات کی کمی ایک بہت بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور یہی چیلنج نوجوانوں کی صلاحیتوں اور اس علاقے میں ان کی سوچ پر کیے جانے والے تحقیقات کی راہ میں مزاحم بھی۔اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے اے کے ایف، اے کے آر ایس پی اور ڈیپارٹمنٹ آف لیبر، انڈسٹریز اور تجارت حکومت پاکستان کے جائزے کی توثیق کا پابند ہے چنانچہ نوجوانوں کی صلاحیتوں اور ادارک کا جائزہ دراصل بہت بڑے LMA تحقیق کا حصہ تھا۔

مینونائٹ اکنامک ڈویلپمنٹ ایسوسی ایٹس، قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی ، ڈیپارٹمنٹ آف لیبر حکومت پاکستان اور حساب کار طالب علموں کی شراکت سے ہمہ جہتی جائزہ اس پروگرام کے اقدامات کی ترقی میں مدد دینے کا خواہاں ہے۔اسی طرح یہ جائزہ پروگرام کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے اور جانچنے کے نظامات کی ترویج کے لیے ایک قابل سمجھ بنیادی خط فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے اے کے آر ایس پی کو نوجوانوں سے مربوط کرنے کے صلاحیت کاری کی خدمات، تجارت کے مواقع ، روزگار، شہری تعلق اور رہنمائیت کے پروگرام کو آگے بڑھایا جائے۔

ملازمت دہندگان اور تربیت کار اداروں کی تعریف:

تربیت کار ادارے بشمول ٹیکنیکل اور ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی، پبلک ، پرائیویٹ اور غیر سرکاری انجمنیں، تربیت کار اور تربیتی اداروں کے ڈائریکٹرز یا سینئر منیجرز جن سے تحقیق میں مشاورت لی جاتی ہے سبھی اس تعریف کے دائرے میں آتے ہیں۔

مقاصد:

اس جائزے کا اہم مقصد یہ تھا کہ اے کے آر ایس پی، اے کے ایف اور گلگت بلتستان ڈپارٹمنٹ کو ایک قابل سمجھ بنیادی مقداری خط باہم پہنچایا جائے تا کہ ایلی (EELY) کے ترقیاتی اقدام کو مطلع کرنے کے ساتھ ساتھ مانیٹرنگ کے ساتھ ساتھ علاقائی ڈپارٹمنٹ آف لیبر کی معاونت بھی ہو جائے۔اس جائزے کا عین مقصد یہ ہے کہ علاقے کے تربیتی اداروں کے حجم وسعت اور خدمات سے متعلق معلومات اکٹھی کی جاسکیں تا کہ ان کی ترقی اور بنیادی خط کی رپورٹنگ میں ممد و معاون ثابت ہو سکے۔

تحقیقی سوالات:

ا۔ گلگت بلتستان کی کمیونٹی میں کتنے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے موجود ہیں؟

۲۔ وہ کس طرح کام کرتے ہیں (کیسے کورسز کی پیشکش کی جاتی ہے، کونسے اور کتنے طلباء وطالبات کو پڑھایا جاتا ہے، کون لوگ ان کورسوں کو پڑھاتے ہیں؟

۳۔ نصاب کو کس طرح بنایا اور جائزہ لیا جاتا ہے۔

۴۔ یہ ادارے گریجویٹس کو ملازمت دینے میں کتنے کامیاب ہیں؟

اہم معلومات:

گلگت بلتستان اور چترال کے 8 اضلاع کے کل 170 اداروں میں سروس دہندگان کا جائزہ (SPS) منعقد کیا گیا اس جائزے کے لیے جواب دہندگان کی نمائندگی اداروں کے ڈائریکٹرز اور سینئر انتظامی عملے نے کی۔

سروس دہندگان کی اقسام:

سروس دہندگان کی سب سے غالب قسم پرائیوٹ تربیتی ادارے اور پبلک سیکٹر کے تربیتی ادارے تھے۔تاہم یہاں بہت حد تک علاقائی افتراقات پائے جاتے تھے۔تحقیق میں شامل تمام اضلاع میں پرائیوٹ تربیتی ادارے بہت فعال تھے جو سب پر چھائے ہوئے تھے۔جبکہ پبلک سیکٹر کے سروس دہندگان کا حصہ تمام اداروں سے زیادہ خیال کیا جاتا تھا چنانچہ پبلک سیکٹر کے اداروں کی اکثریت ان کے دہندگان کی قلیل تعداد کی وجہ سے استور اور دیامر کے ضلعوں میں بنتی تھی۔جبکہ ہنزہ۔نگر میں کئی سرکاری سروس دہندگان کے بارے میں

کچھ نہیں بتایا گیا لیکن یہاں 44 فی صد غیر منافعہ والے اداروں کے بارے میں بتایا گیا جو کہ تمام اضلاع میں سب سے اونچی شرح تھی۔ اس کے برعکس گلگت، استور اور گانچھے میں کسی غیر منافعی اداروں کا نہیں بتایا گیا جبکہ سکردو اور غذر کے اضلاع میں علی الترتیب 44 فی صد اور 27 فی صد کی شرح کے اعتبار سے سب سے بڑی مثال تھی۔

کورسز کی پیشکش:

ملازمتوں کی صورتوں میں تنوع کی وجہ سے تمام اضلاع میں تربیتی کورسز مختلف تھے۔ پورے گلگت بلتستان اور چترال میں سب سے زیادہ پیشکش کیے گئے عام کورسز درزیگری / قالین بافی، بنائی / ہینڈی کرافٹس (جو 60 فی صد سروس دہندگان نے فراہم کیے) کے تھے۔ دوسرے درجے پر اطلاعات / رابطہ کاری اور ٹیکنالوجی کورسز تھے جو کہ 21 فی صد سروس دہندگان نے مہیا کیے۔ پہلے درجے میں جو کورسز پیش کیے گئے تھے ان کو سب سے زیادہ حاصل کرنے والی عورتیں تھیں جبکہ دوسرے درجے پر جن کورسز کی پیشکش ہوئی انہیں سب سے زیادہ مردوں نے حاصل کیا۔ بغیر کسی تعجب کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی ضلعے میں تربیتی اداروں کی سب سے اونچی شرح اور کسی مضمون میں شرکاء کے سالانہ کل حجم کے اعتبار سے جن کورسز کی پیشکش ہوئی ان کورسز میں مثبت ارتباط پایا جاتا تھا۔

طالب علم:

تربیتی کورسز میں حصہ لینے والے طلباء کی بڑی اکثریت نے EELY پراجیکٹ کے تحت بطور جوان اپنے تربیتی کورسز کو مکمل کیا۔ ان تربیتی کورسز میں حصہ لینے والے مردوں کی شرح 87 فی صد جبکہ عورتوں کی شرح 84 فی صد تھی۔ عام رجحان کے مطابق عورتوں نے تھوڑے عرصے بعد تربیت لینی شروع کی۔ جبکہ نوجوانوں کی عمر کی مجوزہ تعریف سے پہلے عورتوں کی شرکت اپنے مرد حضرات کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھی۔ تربیتی کورسز لینے سے پہلے مرد شرکاء نے خاص طور پر مروجہ تعلیم کی اعلیٰ سطح حاصل کی تھی۔ جنہوں نے 11 سال یا اس سے زیادہ سکول میں تعلیم حاصل کی تھی ان کی شرح 46 فی صد بنتی ہے۔ اس کے برعکس صرف 6 فی صد عورتوں نے اس سطح کو حاصل کیا تھا۔ دیہی کمیونٹیز میں 62 فیصد شرکاء قصبوں سے لیے گئے تھے جبکہ 30 فی صد دیہی کمیونٹیز اور صرف 15 فی صد شہری مراکز سے آئے تھے یہ بات گلگت بلتستان اور چترال کے جغرافیائی رجحان کی غمازی کرتی ہے کہ یہاں کی آبادی کا بڑا حصہ دیہی ہے۔

گریجویشن اور ترک تعلیم:

تربیتی اداروں کے جائزے کے انعقاد کے دوران ڈائریکٹرز اور منیجرز نے نشاندہی کی کہ مجموعی طور پر تقریباً 32000 عورتوں اور 22000 مردوں نے تربیتی کورسز میں گریجویشن حاصل کی۔ مجموعی طور پر گریجویٹ عورتوں کی شرح 60 فی صد تھی تاہم دیامر، سکردو اور چترال میں مرد گریجویٹس کی شرح تقریباً 50 فی صد تھی۔

تربیت کار سے طالب علم کا تناسب:

جبکہ اس امر میں قابل غور افتراقات پائے جاتے تھے۔ گلگت بلتستان اور چترال میں تربیت کار سے طالب علم کا مجموعی تناسب 30:1 کا ہے۔ ہنزہ نگر، گلگت اور چترال میں یہ تناسب سب سے زیادہ تھا جبکہ سکردو میں سب سے کم تھا۔ خصوصاً گلگت اور ہنزہ نگر کے اضلاع میں اس تناسب کی زیادتی کی وجہ سے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہاں تربیتی کورسز کا معیار منفی رہا ہو۔

عملے کی بھرتی:

تمام سروس دہندگان نے ایک سال پہلے کے جائزے کی نسبت عملے میں زیادہ تعداد کی نشاندہی کی اس سروے میں یہ تجویز دی گئی تھی کہ گلگت بلتستان اور چترال میں تربیتی اور تعلیمی صنعت پروان چڑھ رہی ہے۔ (جبکہ اس سروے کے مطابق تربیت کار اور طالب علم کا تناسب اب بھی کہیں زیادہ ہے) جبکہ اس ضمن میں عملے کے صنفی تناسب میں قابل غور علاقائی افتراق پایا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر انتظامی عملے میں مردوں کی شرح 79 فی صد، ٹیکنیکل اور دوسرے شعبوں میں 77 فی صد تھی۔ لہٰذا تربیتی صنعت میں مجموعی عملے میں بھرتیوں میں مردوں کا غلبہ نمایاں تھا جبکہ اس کے برعکس ڈائریکٹرز کے لئے زیادہ عورتوں کا انٹرویو لیا گیا تھا۔ پڑھانے والے عملے میں تقریباً صنفی مساوات پائی جاتی تھی جہاں عورتوں کی شرح 51 فی صد تھی۔ تاہم بہت سے اضلاع نے ایک سمت میں یا دوسری سمت میں بڑی تبدیلیاں کیں جسے وہ اپنے حالات کے لحاظ سے بہتر سمجھتے تھے۔ تعلیمی معیار کی روح سے عورتیں مردوں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط تعلیمی اہلیتوں کی مالک تھیں۔ مجموعی لحاظ سے اضلاع کی سطح پر اس میں قابل غور افتراقات پائے جاتے تھے۔

کورسز:

سروس دہندگان کے منتخب پروگرام کی پیشکش کا انحصار بہت سارے عوامل پر تھا جیسے (1) تربیتی کاری کا مواد کسی کورس کے انعقاد سے پہلے ہی بنایا گیا تھا (2) انسٹرکٹروں کی ضروریات (3) مارکیٹ پر تحقیق کے نتائج (4) اور طالب علموں کی ضروریات بارے جائزوں کی معلومات۔ جبکہ بہت سارے اضلاع نے اپنی زیادہ ترجیح کورسز کی پیشکش کی نشاندہی پر رکھی تھی۔ جو طالب علم کی ضروریات کی بنیاد پر تھیں (جیسے غذر کو لیجئے) دوسرے یہ کہ کورسز کی نشاندہی تربیتی مواد کی فراہمی پر رکھی گئی تھی (جیسے چترال، ہنزہ نگر اور دیامر کو لیجئے) مجموعی طور پر 81 فی صد اداروں نے نشاندہی کی کہ انہوں نے معیاری نصاب استعمال کیا ہے اور 70 فی صد اداروں نے تسلیم کیا کہ انہوں نے قومی معیار کی سطح چھوئی ہے۔

ادارہ جاتی مسائل:

گلگت بلتستان اور چترال کے سروس دہندگان نے بتایا کہ ادارہ جاتی مسائل کی حد میں درج ذیل صورتوں پر مشتمل ہیں (1) مالیاتی پائیداری (جس کی شرح 46 فی صد ہے) (2) مواد کی کمی (جس کی شرح 34 فی صد ہے) (3) ناکافی آلات (جس کی شرح 22 فی صد ہے) (4) ناکافی جگہ (جس کی شرح 19 فی صد ہے) (5) ناکافی عملہ (جس کی شرح 13 فی صد ہے)۔ گلگت بلتستان اور چترال میں ان مسائل پر خصوصی طور پر زور دیا گیا۔

طلباء کے لیے ترغیبات:

سروس دہندگان نے طالب علم لڑکیوں کو اکثر زیادہ وظیفوں، آلات کی کٹوں، کھانوں، ملازمت اور دوسری اشیاء سے مدد دی اور ان میں تاہم افتراقات اتنے زیادہ نہیں تھے کیونکہ نوجوان مردوں اور عورتوں کو مدد دینے کی یہ صورت تمام اضلاع میں بلا تاخیر تمام اضلاع میں جاری تھی۔

عورتوں کے لیے مراعات:

تاہم تمام اضلاع میں طالب علم لڑکیوں کے لئے مراعات عام طور پر میسر نہیں تھے۔ اس ضمن میں سب سے کم کردار ادا کرنے والا ضلع گانچھے تھا جہاں صرف 38 فی صد تربیتی کورسز علیحدہ طور پر عورتوں کے لئے منعقد کئے گئے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ گانچھے میں سب سے زیادہ انسٹرکٹر اور سروس دہندگان عملہ عورتوں پر مشتمل ہے۔

تربیتی کورس کے لیے مالی معاونت:

گلگت اور سکردو کے اضلاع میں شرکاء کی اکثریت کو تربیت کے لیے مالی معاونت کی جاتی تھے جبکہ دوسرے تمام اضلاع میں 50 فی صد سے کم شرکاء تربیتی فیس ادا کرتے تھے (کچھ معاملات میں فیسیں گورنمنٹ یا بلا واسطہ تربیتی ادارے ادا کرتے تھے)۔ استور اور دیامر کے ضلعوں میں شرکاء کی بڑی تعداد وظائف کا رسوخ رکھتے تھے۔ یہ ظاہر ہوا کہ وظائف کی فراہمی کی سطح اور نوجوانوں کو تربیت کے لیے فیسیں ادا کرنے کے مابین ایک مثبت تعلق کا موجود ہے۔

ملازمت کے لیے وابستگیاں۔

سروس دہندگان اور اہل ملازمین کے درمیان وابستگیاں تربیت پذیر گریجویٹس کے لیے اہم تھیں کیونکہ یہ انہیں مستحکم ملازمت کے ذرائع سے جوڑتی تھی۔ مجموعی طور پر 14 فی صد تربیتی ادارے ان وابستگیوں کو فراہم کرتے تھے اداروں کا 14 فیصد سے 29 فیصد حصہ ملازمت دلوانے کے ذریعے سے ان وابستگیوں کو فراہم کرتے تھے جبکہ 33 فی صد تجارتی میلوں سے 44، فی صد غیر مستقل تعلقات سے اور 4 فی صد دوسرے ذرائع کو بروئے کار لا کر فراہم کیے جاتے تھے۔

سفارشات:

تربیت دہندگان اور ملازمین کے مابین باقاعدہ رابطے کے ذریعے تربیت دہندگان کی مارکیٹ کی صورت حال بہتر بنانا۔ ہنرمند افراد کے درمیان ہنروں کا امتزاج لیبر مارکیٹ کی طلب ہوتی ہے اور نوجوان جو کچھ سیکھتے ہیں وہ اہم ہوتا ہے جبکہ ملازمت دہندگان اور تربیت دہندگان کا آپس میں باقاعدہ رابطہ اہم ہوتا

ہے۔کامیاب لیبر مارکیٹ داخلے کے لئے ضروری درمیانی درجے کے ہنروں پر زور دیا جاتا تھا۔تاہم رابطہ کاری ،اوقات کا اہتمام اور دوسرے لازمی شعبے سروس دہندگان کے مروجہ نصاب میں پوے طریقے سمیٹے جاتے ۔

ایلی EELY کے لیے توجہ طلب امور:

☆تربیت دہندگان اور ملازمین کے مابین رابطے کی سہولت مہیا کرنے کے لئے نشاندہی ،مضبوطی اور ایک طریقہ کار پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔تربیتی اداروں کے لئے طریقہ کار ٹیکنیکل بورڈز کے زیادہ سے زیادہ اور موثر استعمال سے وضع ہوسکتا ہے ۔ حال ہی میں دیامر کے صرف ایک ضلع میں آدھے سے زیادہ سروس دہندگان کے پاس ایک ٹیکنیکل بورڈ ہے جبکہ تمام دوسرے اضلاع میں 3 گنے سے کم سروس دہندگان ٹیکنیکل بورڈز کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

☆ کارخیز تربیتوں کے معیار کو بڑھانے میں ملازمت دہندگان انتظار کی کیفیت میں مبتلا رہتے ہیں۔20 فیصد ملازمت دہندگان کی ایک اہم تعداد (جن کا جائزہ لیا گیا) نے حال ہی میں اپنے ملازمین کو تربیت فراہم کی۔ اس بات کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ اپنی خواہش کا اظہار کررہے ہیں کہ وہ اپنی قوت کار کے معیار میں اضافے کے لیے مالی معاونت دینگے۔ایلی EELY ملازمت دہندگان کو تربیتی مواد فراہم کرنے اور ایک ایسا تکنیکی مواد جو تربیتی مواد سے مطابقت رکھے اور عصری تقاضوں پر پورا اترے جیسے کا امور پر غور کرسکتی ہے۔

☆ ملازمت دہندگان نے درمیانے درجے کے ہنروں جیسے رابطہ کاری،اوقات کا اہتمام اور مسائل کا حل تقریباً تمام صنعتوں کے لیے ترجیح قرار دیا تھا۔ایلی EELY تربیت دہندگان اور تعلیمی اداروں کے لیے ایسی تربیتوں کی اہمیت اجاگر کرسکتی ہے۔

نوجوانوں نے تربیت دہندگان اور ملازمت دہندگان کے درمیان ان تعلقات کی نشاندہی کی جو کہ لیبر مارکیٹ میں کامیاب داخلے کے لیے کنجی ثابت ہوسکتے ہیں۔تاہم 14 فی صد سروس دہندگان نے ملازمت دہندگان سے نوجوانوں کو ملازمت دلوانے کے ذریعے تجارتی میلوں اور عارضی رابطوں کے ذریعے تعلقات پیدا کئے۔

ایلی کے لیے توجہ طلب امور:

☆تعلقات پیدا کرنا،موجود مواقعے پر تعلقات بنانا اور موجود اداروں جیسے بزنس بیوروز اور پروفیشنل ایسوسی ایشنز کو متحرک کرنا۔

☆سروس دہندگان کی تربیت کے لیے پائیداری ایک اہم چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے جبکہ مالیاتی پائیداری 46 فی صد سروس دہندگان کے لیے ایک اہم مسئلہ ہے۔

ایلی EELY کے لیے توجہ طلب امور:

☆ مالیاتی مسائل کا تخلیقی حل تجارتوں میں لاگت کی حصہ داری کے طریقہ کار پر مشتمل ہوسکتا ہے ان میں سے زیادہ تر دہندگان پہلے ہی سے اپنے عملے کی تربیت کے لئے مالی معاونت کرتے ہیں۔تجارتیں جب نصاب کی تشکیل میں تربیت کاری کے لیے اپنا حصہ ڈال چکے ہوں تو وہ زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کرنے کے لیے اپنی آمادگی ظاہر کرسکتے ہیں۔

☆ اگر سروس دہندگان مستحکم ملازمتوں کی طرف انہیں رہنمائی دینے میں زیادہ مائل لگیں تو طلباء بھی خدمات کی مد میں زیادہ رقوم ادا کرنے کے خواہش مند ہوسکتے ہیں مثلاً تربیت کو لیجیے جس میں ملازمت دلوانے ، تجارتی میلوں کے انعقاد اور اہل ملازمت دہندگان سے تعارف جیسے امور شامل ہیں۔

☆مقامی حکومت اور دوسرے ذرائع کو مالی تعاون کے لیے ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔

تربیت کا حصول بڑھانے کے طریقوں پر غور کرنا:

تمام اضلاع میں رسوخ کے ذرائع بڑی حد تک تبدیل ہوجاتے ہیں اس ضمن میں 31 فی صد نوجوانوں نے بتایا کہ ان کی کمیونٹی میں تربیت فراہم نہیں کی جاتی ہے۔جغرافیائی رسوخ عورتوں کے لیے ایک بڑا مسئلہ ہے۔

ایلی کے لیے توجہ طلب امور:

☆نئی انجمنیں شروع کرنے کے بجائے موجود خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔اگرچہ ایلی EELY کے پاس بعض صورتوں میں نئی انجمنیں شروع کرنے کے لئے ذرائع ہیں مگر ایلی EELY کی ٹیم احتیاط سے مختلف صورتوں کا جائزہ لیتی ہے۔پھر کارفرما شرائط پر غور کرتی ہے اور آخر کار اس میں قدم رکھنے سے پہلے اس بات کا پورا پورا جائزہ لیتی ہے کہ اس کی وقوع پذیری میں کتنی پائیداری موجود ہے۔

☆اس بات کا تعین کرنا کہ رسوخ یا آگہی رکاوٹ تو نہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ بعض صورتوں میں تربیت کاری فراہم نہیں کی جاسکتی ہے یا کمیونٹی میں نوجوانوں تک رسائی نہیں ہو پاتی ۔ تاہم دوسری صورتوں میں نوجوان ان خدمات سے آگاہ نہیں ہوسکتے یا ان کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں کرسکتے۔

☆نوجوان عورتیں تعلیم کے لیے ترسیل کے دیگر ذرائع سے فائدہ اٹھاسکتی ہیں جیسے موبائل یا الیکٹرانک لرننگ پلیٹ فارمز کے استعمال کے ذریعے۔ایسے ٹیکنالوجی سے متعلق حل عورتوں کے لیے مختلف النوع راہیں کھول سکتی ہیں۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض مضامین روایتی طور پر صرف مردوں کے لیے مختص ہوں ان مضامین کے مواد کی الیکٹرانی صورت معاشرتی عار کو کم کرسکتی ہے۔

☆ حال ہی میں اہل طلباء قلیل مگر اہم تعداد میں تربیت کے لیے رسائی حاصل کررہے ہیں۔ایلی EELYاس بارے میں مزید تفصیلی تحقیق کا انتظام کرسکتی ہے یہ جانا جائے کہ وہ کونسے حصے ہیں جوان طلباء کو تربیت تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب کرے تاکہ وہ کم رسائی ہوتے ہوئے بھی دوسرے علاقوں کی صورت حال کا اندازہ لگا سکیں۔

ترسیل کے طریقوں اور سروس دہندگان کے مواد کے معیار کو بڑھانا:

بڑھائے جانے والے مواد اور ہنروں کے معیار کو خصوصی طور پر بڑھایا جائے گا جیسے تربیت دہندگان نے ملازمت دہندگان کی لیاقت جاننے کے لیے جو شرائط وضع کیے ہیں۔تربیت دہندگان اور ملازمت دہندگان کے مابین تعلقات میں باقاعدگی ہنروں اور کورسز کے مواد کے لئے قوت حیات کا درجہ رکھتی ہے اور یہ نوجوانوں کو سہولت فراہم کرکے لیبر مارکیٹ میں داخلہ دلاسکتی ہے۔

ترسیل کے ذریعوں کو بہتر بنایا جانا جیسے موبائل اور الیکٹرانک لرننگ کی سہولت کلاس روم پر منحصر طریقہ کار کے لیے مددگار ثابت ہوسکتی ہے ان علاقوں میں جہاں رسائی ایک بڑا مسئلہ ہے دور بیٹھ کر پڑھنے کی صورتیں جیسے وڈیو موڈیولز،ای پورٹیبل کلاس رومز تربیت کا حصول بڑھاسکیں گے۔اسی اثناء الیکٹرنک اور موبائل لرننگ پلیٹ فارمز انفرادی اساتذہ کی مہارت پر انحصار کو کم کرسکتے ہیں۔ان علاقوں میں جہاں طلباء کی تعداد کلاس روم سے زیادہ ہے ایسی ٹیکنالوجی قابل غور افتراقات پائے جانے کے باوجود ذرائع پر اضافی دباؤ کو کم کرسکتی ہے۔گلگت بلتستان میں مجموعی طور پر طالب علم سے استاد کا تناسب 30:1 ہے۔کلاس روم کے اتنے بڑے حجم کا اثر لامحالہ پڑھانے کے معیار پر پڑسکتا ہے۔

ایلی (EELY) کے لیے توجہ طلب امور:

تمام تربیتی اداروں نے بتایا کہ جائزے سے ایک سال پہلے کے مقابلے میں عملے کی تعداد کافی زیادہ ہے جو تربیت کاری کی صنعت میں ترقی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔تربیت کاری میں اضافہ ایلی(EELY) کے لیے بھی ذرائع بڑھا سکتا ہے تاکہ وہ تربیت کاری کی صنعت کے پھیلاؤ کے لیے رہنمائی،منصوبہ بندی، مارکیٹ وابستگی اور طالب علم مرکوزیت فراہم کرے۔

☆ کلاسز کا بڑا حجم انسٹرکٹروں کے لیے مسائل پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔انفرادی اوقات کی مقدار میں کمی سے طلباء لیکچر کی طرح کے اسباق تھوڑے سے تفاعل سے حاصل کرسکتے ہیں ۔ ایلی EELY کی ہمہ جہتی ٹیم انسٹرکٹروں کو تعلیم دینے سے متعلق مدد فراہم کرنے پر غور کرسکتی ہے کہ وہ کس طرح طالب علم مرکوز کلاسز پیدا کرنے کی طرف رہنمائی پاسکیں۔چھوٹے گروپوں میں کام کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے ، کلاس کی سطح پر پراجیکٹ بنانے اور دوسری تکنیکیوں کے ذریعے تفاعل کو بڑھانے میں بھی غور کرسکتی ہے ۔ٹیکنالوجی موثر طور پر ذاتی تفاعل میں بھی مدد دے سکتی ہے۔

☆ایک برانڈ (مستقل صورت) تربیتی پروگرام کی چھتری تلے تربیت دہندگان کو اکٹھا کرنے کا عمل موڈیولز کے استعمال میں باقاعدگی پیدا کرکے،تعلیمی اہلیتوں میں اضافہ کرکے اور طریقہ کار کے ذریعے معیار میں اضافہ کرسکتا ہے۔صنعت اس کی قابلیت میں اضافہ کرتی ہے تاکہ وہ خود کاری حاصل کرے اور وہ طلباء کے لئے اتنا واضح ہو کہ وہ از خود تربیتی خدمات سے استفادہ کریں اور ملازمت دہندگان گریجویٹس کو ملازمت فراہم کرنے کے لیے انہیں تلاش کریں۔

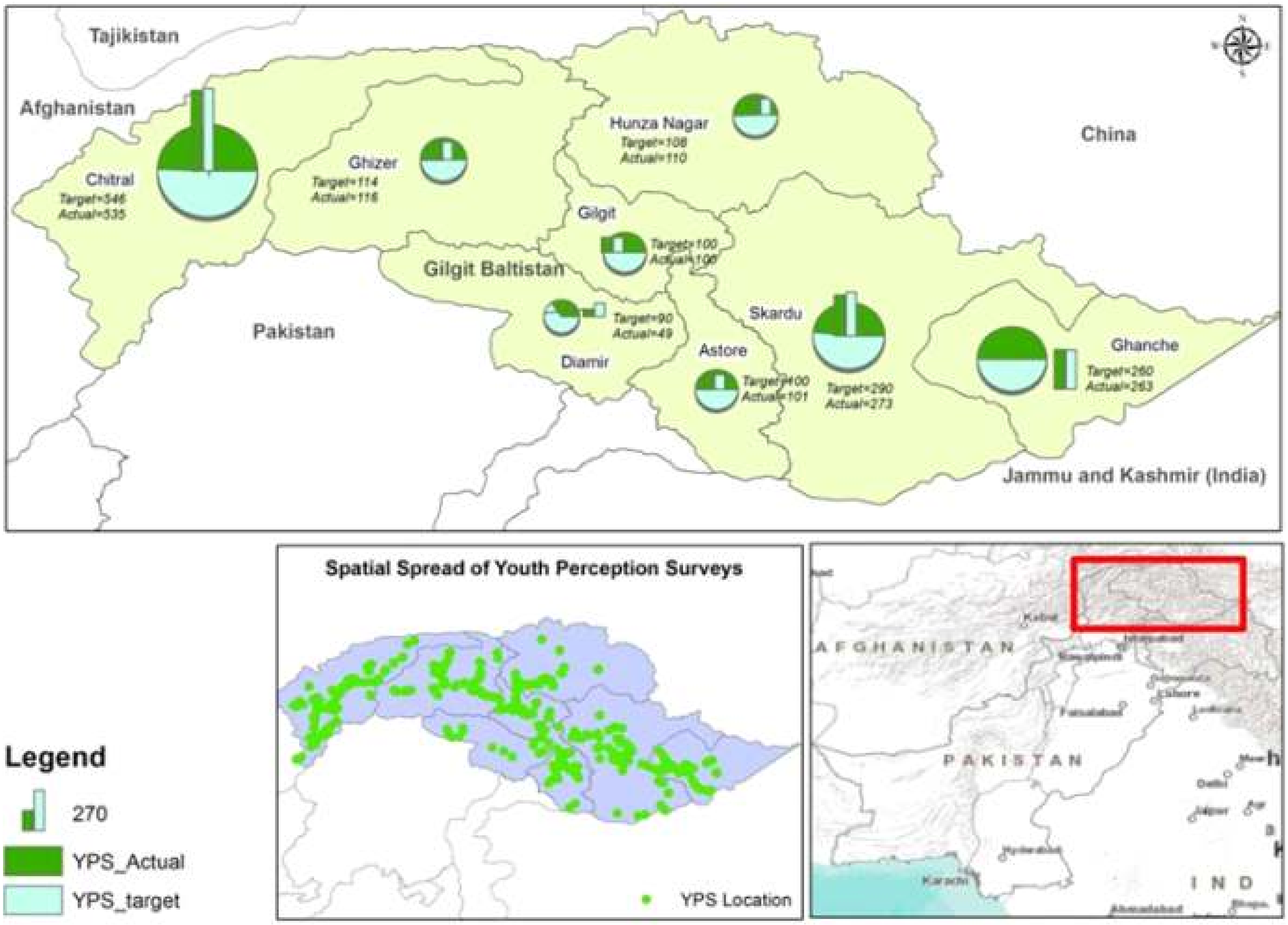

تحقیقی پارٹنرز:

آغاخان رورل سپورٹ پروگرام (اے کے آرایس پی)،ڈپارٹمنٹ آف فارن افیئر زٹریڈاینڈ ڈویلپمنٹ(DFATD)مینونائٹ اکنامک ڈویلپمنٹ ایسوسی ایٹس(MEDA) قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی(KIU) ڈپارٹمنٹ آف لیبر،انڈسٹریزاینڈکامرس حکومت پاکستان

آغاخان رورل سپورٹ(AKRSP)

آغاخان رورل سپورٹ پروگرام ایک نجی، غیرمنافع بخش کمپنی ہے جوآغاخان فاؤنڈیشن کے توسط سے گلگت بلتستان اور چترال کے دیہی زندگی کے معیار کو بڑھانے میں مدد دینے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ یہ ادارہ حکومت کے اداروں، منتخب نمائندوں، قومی اور بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسیوں اور دوسرے تجارتی اداروں کے تعاون سے معاشی اور ادارہ جاتی امور پر توجہ دینے کے داعیے کے ساتھ 1982 میں قائم کیا گیا تھا۔ اگرچہ اے کے آرایس پی کا اپنا زور تو پیداواری سیکٹر پر ہے مگر یہ دوسری ایجنسیوں کے سماجی سیکٹر کے پروگراموں کی ترویج میں مدد بھی فراہم کرتا ہے۔ اے کے آرایس پی کا قیام کا مقصد دیہی ترقی، مقامی، انسانی اور مالیاتی وسائل کی تنظیم ہے جس کے ذریعے کمیونٹیز کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ خود ایک ہموار اور پائیدار ترقی کرنے کے مقام پر آجائیں۔

اے کے آرایس پی ایک غیرتجارتی ادارہ ہے جو اپنے منصوبے کے مقام سے ملحق لوگوں کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اور پورے پاکستان سے اپنے عملے میں بھرتیاں کرتا ہے۔

کورآفس گلگت:

بابرروڈ۔ پی او بکس 506 گلگت، گلگت بلتستان، پاکستان

فون: (+92-5811)52480 / 52910 / 52679

فیکس: (+92-5811)54175

گلگت ریجنل پروگرام آفس:

نورکالونی نزدنادراآفس جٹیال گلگت ۔گلگت بلتستان، پاکستان

فون: (+92-5811)452910 / 55077 / 52177

فیکس: (+92-5811)452822

چترال ریجنل آفس:

شاہی قلعہ، چترال، خیبرپختونخواہ، پاکستان

فون: (+92-943)412727 / 412720 / 412736

فیکس: (+92-943)412516

بلتستان ریجنل پروگرام آفس:

پی او بکس 610، ست پارہ روڈ، سکردو، بلتستان، گلگت بلتستان پاکستان

فون: (+92-5831)50320-2 فیکس: (+92-5831)50324

لائژین آفس اسلام آباد:

مکان نمبر 343، سٹریٹ 32، سیکٹر F-11/2، اسلام آباد، پاکستان

فون: (+92-51)2100645-9